بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہ محرم
اور
مروجہ بدعات

www.KitaboSunnat.com

اُمِ عبدِ مُنیب

مشربہ علم و حکمت

ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور

0321-4609092

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہ محرم
اور
مروجہ بدعات

اُمِ عبدِ مُنیب

www.KitaboSunnat.com

مشربہ علم و حکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور
0321-4609092

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمیع الحقوق محفوظۃ

نام کتاب ________ ماہ محرم اور مروجہ بدعات

اہتمام ________ محمد عبد منیب

ناشر ________ مشربہ علم وحکمت

قیمت ________19:00

ناشر: مشربہ علم وحکمت (دار الشکر)

ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0321-4609092 0300-4270553

ڈسٹری بیوٹر: دار الکتب السّلفیہ

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ فون: 042-37361505

☆ البلاغ Shop #: 4-LG لینڈ مارک پلازہ، جیل روڈ۔ لاہور

فون: 0300-8880450042-5717843

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر i-8/4 اسلام آباد۔

فون: 0300-5148847

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

محرم کا مطلب	4
اسلامی تقویم کا نقطۂ آغاز	5
حرمت والا مہینہ	6
ابتدائے آفرینش ہی سے طے کردہ	7
اللہ کا مہینہ	8
محرم کے روزے	9
محرم سے متعلق من گھڑت باتیں	17
شیعی بدعات	21
تعزیہ کا مطلب	26
تعزیہ شریعت کی رو سے	31

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماہِ محرم کے فضائل اور مروجہ بدعات

دن اور مہینے اللہ تعالیٰ کی تخلیقات میں سے ایک تخلیق ہیں جن کا تعلق وقت سے ہے۔ دونوں کا وجود شمس وقمر کی آمد و رفت کے ساتھ منسلک ہے۔

ہمارے کرہِ ارض کے موسم شمسی حرکت کے تابع ہیں جب کہ ہماری عبادات و معاملات اور بیشتر احکام کا تعلق چاند کے آنے اور جانے پر منحصر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے بعض مہینوں کو بعض پر فضیلت عطا کی۔ چنانچہ ماہِ محرم کو بھی اللہ تعالیٰ نے بعض ایسی خصوصیات عطا کیں جو اس کے فضائل کی حامل بھی ہیں اور اسے دوسرے مہینوں کے مقابلے میں ممتاز بھی کرتی ہیں۔

محرم کا مطلب:

یہ لفظ م کی پیش اور را کی شد کے ساتھ اور ہمیشہ مذکر استعمال ہوتا ہے۔ محرم باب تفعیل سے ہے اور اس کی جمع محرمات، محاریم اور محارم بھی آتی ہے، اس کا مادہ ح، ر، م ہے۔

محرم کا مطلب ہے: حرام، معزز، محترم، حرمت والا جاہلیت میں محرم کا نام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معروف نہیں تھا بلکہ محرم اور صفر کو ملا کر دونوں کو صَفَرَین کہا جاتا تھا۔ یعنی محرم کو صفر الاول اور صفر کو صفر الثانی کہتے۔ اس لیے کہ وہ کبھی تو محرم کو حرام قرار دیتے اور کبھی اس کی جگہ صفر کو حرام کر کے محرم کو حلال کر لیتے۔

علامہ علم الدین سخاوی لکھتے ہیں: میرے نزدیک محرم نام کی وجہ اس کی حرمت کی تاکید ہے کیوں کہ عرب لوگ اسے جاہلیت میں بدلتے رہتے تھے، کبھی اسے حلال کر لیتے اور کبھی حرام۔ (المشھور فی اسماء الایام والشھور)

اسلامی تقویم کا نقطۂ آغاز:

جب نبوت کا آغاز ہوا تو مسلمان اکثر واقعات کے لیے نبوی تاریخ کے حوالہ استعمال کرتے تھے۔

www.KitaboSunnat.com

جب مسلمان ہجرت کر کے مکہ سے مدینہ گئے تو وہ نبوی سن کے ساتھ ساتھ ہجری سن کا حوالہ بھی استعمال کرنے لگے۔ یہ سلسلہ یونہی چلتا رہا۔ حتّٰی کہ عمر رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت آ گیا۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ عراق اور کوفہ کے عامل نے عمر رضی اللہ عنہ کو توجہ دلائی کہ ہمیں جو احکام بھیجے جاتے ہیں ان میں کوئی تاریخ نہیں لکھی ہوتی، جس کی وجہ سے بعض اوقات دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر غور کرنے کے لیے اصحابِ مشاورت کو جمع کیا۔ سب نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی تقویم کی اہمیت کا اعتراف کیا اور اس کی ضرورت پر بھی اتفاقِ رائے کیا لیکن کس مہینے سے آغاز کیا جائے اس میں مختلف رائیں سامنے آئیں۔ بالآخر متفقہ طور پر ہجرت کے واقعہ سے سن اسلامی کے آغاز پر اتفاقِ رائے ہو گیا اور مہینوں کا آغاز محرم سے ہی کرنا مناسب سمجھا گیا۔ اس طرح محرم کو اسلامی تقویم کے تمام مہینوں میں سے اولیت اور آغاز کا مقام حاصل ہو گیا۔(فتح الباری: ٧/ ٣٤)

حرمت والا مہینہ:

محرم الحرام حرمت والے مہینوں میں سے ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں کیا:

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَ قَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ. (التوبہ: ٣٦)

”بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک کتاب اللہ میں بارہ کی ہے۔ اسی دن سے جب سے اس نے زمین وآسمان کو پیدا کیا، ان میں سے چار (مہینے) حرمت والے ہیں۔ یہی درست دین ہے تم ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو اور تم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام مشرکوں سے قتال کرو جیسا کہ وہ تم سب سے لڑائی کرتے ہیں اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کی ساتھ ہے۔"

اس آیت میں چار مہینوں کی حرمت کا ذکر ہے جس کی تشریح وتوضیح درج ذیل حدیثِ نبوی میں ہے۔ آپؐ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا:

"دیکھو زمانہ گھوم پھر کر اپنی حالت پر لوٹ آیا ہے، جس پر اللہ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا تھا۔ سال بارہ مہینے کا ہوتا ہے، ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں، تین تو لگاتار ہیں یعنی ذی قعد، ذی الحج، محرم اور چوتھا مہینہ رجب صفر ہے جو جمادی الثانیہ اور شعبان کے درمیان پڑتا ہے۔" (صحیح بخاری: ٤٦٦٢)

اس حدیث میں محرم کا نام لے کر وضاحت کی گئی ہے کہ یہ حرمت والے مہینوں میں سے ہے۔

اس حدیث سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ قرآن حکیم کی تشریح وتوضیح کے لیے حدیث لازم ہے، اسی لیے قرآن وحدیث دونوں ہی اسلام کے بنیادی ماخذ ہیں اور اسلامی ریاست میں دونوں کو قانونی لحاظ سے بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

ابتدائے آفرینش ہی سے طے کردہ:

اللہ تعالیٰ نے تخلیق کائنات کے ساتھ ہی شمس وقمر کے لحاظ سے تاریخ وتقویم کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ شروع کر دیا۔ سورہ توبہ کی مذکورہ آیت سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ دنیا میں رائج دیگر تمام کیلنڈر اور دنوں مہینوں کا تعین انسانی ذہن کا طے کیا ہوا ہے لیکن اسلامی مہینوں اور سالوں کا تعین خود خالق کائنات کا طے کردہ ہے۔

جو شخص خالقِ کائنات پر ایمان رکھتا ہے اور دین اسلام کو اپنے دستورِ حیات کے طور پر پسند کرتا ہے اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اسی آیت میں یہ بھی طے کر دیا کہ وہ انہی مہینوں اور سالوں سے اپنی عبادات اور معاملات کی تاریخیں طے کرے۔

محرم اللہ کا مہینہ:

اللہ تعالیٰ نے حرمت والے مہینوں کو اپنی عبادت حج کے ساتھ منسوب و منسلک کیا ہے۔ ایک حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

افضلُ الصِّیامُ بعدَ رمضان شهرُ اللهِ الْمُحَرّم. (مسلم: ۱۱۶۳)

”رمضان کے بعد سب مہینوں سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے روزے ہیں۔“

اس روایت میں محرم کو اس کے شرف کی وجہ سے اللہ کا مہینہ کہا گیا ہے جس طرح ناقۃ اللہ (اللہ کی اونٹنی) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو روح اللہ اور کلمۃ اللہ کہا گیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔(تفصیل کے لیے دیکھیے: حرمت والے مہینے)

رمضان کے بعد افضل مہینہ:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رمضان المبارک کے بعد سب روزوں میں سے افضل روزے محرم کے روزے ہیں اور فرض نماز کے بعد افضل ترین نماز تہجد کی نماز ہے۔(صحیح مسلم، کتاب الصوم، باب فضلِ صومِ المحرم)

معلوم ہوا کہ محرم کا مہینہ روزے جیسی اہم نفلی عبادت کے لیے افضل مہینہ ہے۔

یومِ عاشورا کی فضیلت:

عاشوراء کا مطلب ہے دسواں۔ اس سے مراد محرم الحرام کا دسواں دن ہے۔ عہدِ جاہلیت ہی سے بنی اسرائیل، نصاریٰ اور قریش میں اس دن کا یہ نام مشہور و معروف تھا۔

اللہ تعالیٰ نے گزشتہ شریعتوں میں بھی اس دن کو محترم و معظم قرار دیا تھا۔ جس کا ثبوت کئی احادیث سے ملتا ہے۔ جس میں بعض یہ ہیں۔

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خیبر کے یہودی عاشورا کا روزہ رکھ کر اسے عید بناتے اور اپنی عورتوں کو زیور پہناتے اور ان کا بناؤ سنگھار کرتے تو آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ نے فرمایا: تم (صحابہ) اس دن کا روزہ رکھو۔ (مسلم: ۱۱۳۱)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ نے یہود کو دیکھا کہ وہ عاشورا کا روزہ رکھتے ہیں۔ آپ نے ان سے سبب دریافت فرمایا تو وہ کہنے لگے کہ یہ ایک اچھا دن ہے۔ اس روز اللہ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن (فرعون) سے نجات دلائی تھی تو موسیٰ علیہ السلام نے اس دن کا روزہ رکھا۔ آپ نے فرمایا: میں موسیٰ علیہ السلام کے (شریکِ مسرت ہونے میں) تم سے زیادہ حق رکھتا ہوں۔ لہٰذا آپ نے اس دن کا روزہ رکھا اور صحابہ کو بھی اس کا حکم دیا۔

(بخاری: ۲۰۰٤)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ نے عاشورا کا روزہ رکھا اور رکھنے کا حکم دیا تو صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول اس دن کی یہود ونصاریٰ بڑی تعظیم کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا: آئندہ سال ہم ان شاء اللہ نو محرم کو بھی روزہ رکھیں گے لیکن آئندہ سال سے پہلے ہی آپ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ (مسلم: ۱۱۳٤)

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ دورِ جاہلیت میں قریش بھی عاشورا کے دن روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی اس دن روزہ رکھتے۔ پھر جب آپ ﷺ مدینہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریف لائے تو یہاں بھی آپ نے اس دن کا روزہ رکھا اور مسلمانوں کو بھی اس کا حکم دیا لیکن جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو آپ نے اس دن کا روزہ چھوڑ دیا پھر جس کا جی چاہا اس نے یہ روزہ رکھا اور جس کا جی چاہا اس نے چھوڑ دیا۔
(بخاری:۲۰۰۲)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اہلِ جاہلیت عاشورا کا روزہ رکھتے تھے اور مسلمانوں نے بھی اس دن کا روزہ رکھا۔ پھر جب رمضان کا روزہ فرض ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عاشورا اللہ کے دنوں میں سے ایک دن ہے جو چاہے اس کا روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔(مسلم: ١١٢٦)

امام ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں: قریش اس دن خانہ کعبہ پر غلاف بھی چڑھاتے تھے۔(فتح الباری: ٤/٣١٢)

ان تمام احادیث سے یہ پتا چلتا ہے کہ سابقہ تمام شریعتوں میں عاشورا کے دن کی اہمیت اور تعظیم موجود تھی۔ جس کی وجہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کو صرف قمری مہینوں کے مطابق ہی عبادات کا حکم دیا تھا۔ اور بعض مہینوں اور بعض ایام کو تمام انبیاء اور ان کی امتوں کے لیے یکساں محترم قرار دیا تھا۔ جن کی باقیات الصالحات میں سے ایک عاشورا کا دن بھی تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ بھی شروع ہی سے اس دن کی تعظیم کرتے رہے اور اس دن کا روزہ بھی رکھتے۔ جیسا کہ مذکورہ بالا احادیث سے پتا چلتا ہے جب کہ اس کی شاہد اور بھی احادیث ہیں۔ جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ عاشورا کے روزے سے گزشتہ ایک سال کے گناہ معاف کر دے گا۔ (ترمذی: ۷۰۲)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عاشورا کے روزے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی دن کی فضیلت اور دنوں پر تلاش کرتے ہوئے روزہ رکھا ہو سوائے اس دن (عاشورا) کے روزے کے اور نہ کسی مہینے کی فضیلت تلاش کر کے روزہ رکھا ہو مگر اس مہینے یعنی رمضان المبارک کا۔ (صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب صوم یوم عاشورا)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عاشورا کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو سوا یومِ عاشورہ کے اور اس رمضان کے مہینے کے اور کسی دن کے دوسرے دنوں سے افضل جان کر روزہ رکھتے نہیں دیکھا۔ (مسلم: ۱۱۳۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ربیع بنتِ معوذ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عاشورا کی صبح انصار کے محلوں میں یہ کہلا بھیجا کہ صبح جس نے کھا پی لیا ہو وہ دن کا باقی حصہ (روزے سے) پورا کرے اور جس نے کچھ نہ کھایا پیا ہو وہ روزے سے رہے۔ ربیع کہتی ہیں کہ پھر ہم اس دن کا روزہ رکھتے اور اپنے بچوں کو بھی رکھواتے تھے اور انہیں ہم اون کے کھولنے دے کر بہلایا کرتے، جب وہ کھانے کے لیے روتے تو انہیں وہ کھلونے دیتے یہاں تک کہ افطار کا وقت آجاتا۔ (بخاری: ۱۹۶۰)

معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ اپنے دورِ خلافت میں جب مدینہ تشریف لائے تو انہوں نے عاشورا کے روز خطبہ دیا اور فرمایا: اے اہلِ مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس روز کے متعلق یہ فرماتے سنا: ''یہ عاشورا کا دن ہے، اللہ نے اس کا روزہ فرض نہیں کیا حالاں کہ میں روزے سے ہوں، تم میں سے جو کوئی اس روز روزہ رکھنا پسند کرے، رکھ لے اور جو نہ رکھنا چاہے روزہ نہ رکھے۔'' (مسلم: ۱۱۲۹)

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بنو اسلم کے ایک آدمی کو لوگوں میں اس بات کے اعلان کا حکم دیا کہ جو کھانا کھا چکا ہے وہ دن کے باقی حصے میں کھانے سے رکا رہے اور جس نے نہیں کھایا وہ اپنا روزہ پورا کرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں کہ یہ عاشورا کا دن ہے۔(بخاری: ۲۰۰)

عبداللہ بن بدر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن لوگوں سے فرمایا: یہ عاشورا کا دن ہے لہٰذا اس کا روزہ رکھو۔ قبیلہ بن عمرو بن عوف کے ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اپنی قوم کو ایسے حال میں چھوڑ آیا ہوں کہ ان میں سے کچھ روزے سے ہیں اور کچھ بے روزہ ہیں تو آپ نے فرمایا: ان کے پاس جاؤ اور جن کا روزہ نہیں ان سے کہو کہ روزے کو پورا کریں۔

(احمد: ٦/٤٦٧)

ان احادیث سے یہ پتا چلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ محرم میں اکثر روزے رکھا کرتے تھے لیکن عاشورا کا روزہ ضرور رکھتے۔ مدینہ منورہ آنے کے بعد آپ نے اس روزے کا خصوصی حکم دیا اور قبائل میں اس کا اعلان بھی کروایا۔

یہ روزہ اس قدر اہم فرض تھا کہ صحابہ کرام کی خواتین بچوں کو بھی اس دن روزہ رکھواتیں۔

جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو عاشورا کے روزے کی فرضیت ختم ہو گئی لیکن استحباب باقی رہا۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے عاشورا کا روزہ رکھا اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا حکم بھی دیا لیکن جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو اس دن کا روزہ چھوڑ دیا۔ خود عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس دن کا روزہ نہ رکھتے البتہ اگر ان کے نفلی روزوں کے موافق یہ دن آ جاتا تو روزہ رکھ لیتے ۔ (عبداللہ بن عمر کی عادت تھی کہ وہ نفلی روزے عام رکھا کرتے تھے۔ مثلاً ایامِ بیض کے روزے، سوموار اور جمعرات کا روزہ وغیرہ)

کفار اور یہود و نصاریٰ کی مخالفت:

رسول اللہ ﷺ نے یہود و نصاریٰ کی مخالفت کا حکم دیا، اسی طرح کافروں کی مشابہت سے بھی روکا لیکن جو امورِ دین، شریعتِ موسوی، شریعتِ عیسوی یا دیگر انبیاء کی شریعتوں میں جائز اور جاری تھے رسول اللہ ﷺ نے انہیں ترک نہیں کیا کیوں کہ مخالفت کا مقصد انبیاء کی مخالفت کرنا نہیں بلکہ ان کی نافرمان امتوں کی مخالفت کرنا تھا جنہوں نے جہالت ضِد اور نفس پرستی کے تحت احکامِ شریعت میں من مانی تبدیلیاں کر لی تھیں۔ لہٰذا جب آپ کو یہ احساس ہوا اور اللہ کی طرف سے یہ حکم ہوا کہ عاشورا کا روزہ رکھنے سے کہیں یہودیوں کی موافقت کا شبہ نہ ہو تو آپ نے ساتھ نو محرم کا روزہ رکھنے کا بھی اعلان کر دیا۔ (دیکھیے مسلم: ۱۱۳۴)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا فتویٰ ہے کہ یہود و نصاریٰ کی مخالفت کرو، نویں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دسویں محرم کا روزہ رکھو۔ (مصنف عبدالرزاق:۴/ ۲۸۷_۷۸۳۹)

اگر نو کا روزہ نہ رکھ سکے:

اگر کوئی شخص نیت کرنے کے باوجود کسی شرعی عذر کی وجہ سے یا سحری کے وقت جاگ نہ آنے کی وجہ سے نو کا روزہ نہ رکھ سکے تو وہ صرف ۱۰ محرم کا روزہ رکھ لے کیوں کہ اس کی نیت یہود و نصاریٰ کی مشابہت نہیں بلکہ عذر کی وجہ سے وہ ۹ کا روزہ نہیں رکھ سکا۔

بعض لوگ ساتھ ۱۱ کا روزہ ملا لیتے ہیں، رفعِ اشتباہ کے لیے ایسا بھی کیا جا سکتا ہے لیکن یہ نہ تو فتویٰ ہے نہ کوئی حکم۔

www.KitaboSunnat.com

عاشورا کے فضائل ایک نظر میں:

☆ یہ اللہ کے دنوں میں سے ایک دن ہے۔ (مسلم:۱۱۲۶)

☆ یہ عظیم دین ہے۔ (مسلم:۱۱۳۰)

☆ یہ ایک نیک دن ہے۔ (بخاری:۲۰۰۴)

☆ اس دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات دلائی۔ (بخاری:۲۰۰۴)

☆ یہود اس دن کی تعظیم کرتے اور اسے عید تصور کرتے۔

☆ یہودیوں کی عورتیں اس روز زیورات پہنتیں اور بناؤ سنگھار کرتیں۔ (مسلم:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۱۳۱

☆ موسیٰ علیہ السلام اس روز شکرانے کے طور پر روزہ رکھتے۔ (مسلم:۱۱۳۰)

☆ قریش اس روز کعبہ پر غلاف چڑھاتے۔ (بخاری:۱۵۹۲)

☆ جاہلیت میں قریش اس روز روزہ رکھتے۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے بھی اس روز روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

(بخاری:۲۰۰۴)

☆ اس روز کا روزہ گزشتہ سال کے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ ہے۔

محرم سے متعلق من گھڑت باتیں:

ماہِ محرم میں کرنے والا کام صرف ۹،۱۰ یا ۱۰،۱۱ کا روزہ ہے، اس کے علاوہ کوئی بھی کام اس سے منسوب نہیں ہے جاہل لوگوں نے اس کے متعلق بہت سی باتیں مشہور کی رکھی ہیں۔ غضب یہ کہ انہیں فرمان رسالت کہہ کر پیش کیا جاتا ہے حالاں کہ یہ سب روایات غلط، بے اصل اور موضوع ہیں۔ یہ من گھڑت روایات یہ ہیں:

☆ جو یومِ عاشورا کے روز غسل کرے تمام سال بیمار نہیں ہوگا۔

یہ شعب الایمان میں ہے اور ضعیف روایت ہے۔ (۳۷۹۷)

☆ جو شخص عاشورا کے روز اپنے اہل وعیال پر کھانے اور کپڑے کی وسعت کرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اس پر اللہ تعالیٰ تمام سال فراخی کرتا ہے۔

یہ بھی من گھڑت ہے۔ امام احمد بن حنبل اور امام ابن تیمیہ نے فرمایا: اس کی کوئی اصل نہیں ۔ (منہاج السنہ۔ نیز دیکھیے ماہِ محرم اور موجودہ مسلمان از مولٰنا صلاح الدین یوسف)

عام بازاری کتابوں میں بہت سی غلط اور من گھڑت باتیں اور بھی ہیں مثلاً

☆ جو محرم کے جمعرات، جمعہ، ہفتہ کے روزے رکھے اس کے لیے نو سال کی عبادت لکھی جاتی ہے۔

☆ جو محرم کے پہلے دس دن کے روزے رکھے وہ فردوسِ اعلیٰ کا وارث ہوگا۔

☆ محرم کی پہلی تاریخ کو جو یہ دعا پڑھے شیطان سے محفوظ رہے اور اس کے لیے دو فرشتے حفاظت پر مامور ہوں گے۔

☆ عاشورا کے روز جو یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے اللہ ہر بال کے عوض جنت میں اس کا ایک درجہ بلند کرے گا۔ (مَن گھڑت ہے)

☆ جو عاشورا کے روز کسی کی عیادت کرے گویا اس نے تمام بنی آدم کی عیادت کی۔ (من گھڑت ہے)

☆ جو عاشورا کے روز آنکھوں میں اثمد سرمہ لگائے تو پورا سال اس کی آنکھوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں درد نہیں ہوگا۔ (الضعفاء الکبیر: ۳/ ۶۵۔ از ملا علی قاری)

ملا علی قاری رحمہ اللہ نے اس کتاب میں تمام من گھڑت اور کمزور ترین روایتوں کو جمع کیا تا کہ لوگ یہ جان لیں کہ یہ روایات من گھڑت ہیں۔ محدثینِ کرام نے جہاں صحیح احادیث کے مجموعے مرتب کرنے کے لیے دن رات ایک کر دیا اور اپنی ساری زندگی اس اعلیٰ مقصد کے لیے کھپا دی، وہاں ناقص، گھٹیا، من گھڑت، کمزور روایات کو الگ کر کے ان کے بھی مجموعے تیار کیے تا کہ لوگ ان من گھڑت باتوں اور روایتوں پر یقین نہ کریں۔

حدیث کے علم سے ناواقف لوگ ان کتابوں میں دی ہوئی روایات بے دھڑک صحیح احادیث میں ملا کر دے دیتے ہیں یا اس انداز سے دیتے ہیں کہ پڑھنے والا یہ سمجھے کہ یہ روایات بھی صحیح ہے۔ اگر ان لوگوں کو ذرا بھی شعور ہوتا تو کتاب کے نام ہی سے سمجھ جاتے۔ الضعفاء الکبیر کا مطلب ہے ''بہت ضعیف، کمزور، ردی۔''

☆ یاد رہے کہ محرم کے کسی بھی دن یا رات میں کوئی خاص عبادت، خاص نماز، خاص وظیفہ، خاص دعا پڑھنے کی کوئی دلیل قرآن وسنت سے نہیں ملتی سوائے نو، دس کے روزے کے۔ لیکن عام حدیث سے جاہل اور بازاری لوگوں نے مختلف دنوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مہینوں کے فضائل اپنی طرف سے اس قدر دیدہ دلیری سے بیان کیے ہیں کہ الامان!

☆ حرمت والا مہینہ ہونے کی وجہ سے یہ مہینہ بابرکت ہے لیکن اسے بعض لوگ سوگ والا مہینہ کہہ کر اس میں شادی وغیرہ نہیں کرتے۔ اور اس مہینے کو منحوس کہتے ہیں۔ نعوذ باللہ! اللہ تو اس مہینے کو بابرکت قرار دے اور چند گمراہ لوگ اسے منحوس کہیں "اور اللہ سے بڑھ کر کس کی بات سچی ہے۔"

مندرجہ ذیل امور کا بھی قرآن وحدیث میں محرم کے حوالے سے کوئی ذکر نہیں ملتا یہ سب جاہل لوگوں کے منہ کی باتیں ہیں:

☆ ماہِ محرم میں قبروں پر مٹی ڈالنا

☆ ماہِ محرم میں قبروں کی زیارت کرنا

☆ ماہِ محرم میں نئے کپڑے نہ پہننا

☆ ماہِ محرم میں شادی نہ کرنا

☆ دس محرم کو کھانا پکا کر کھلانا

☆ دس محرم کو حسین رضی اللہ عنہ کے نام کا ختم دلانا

☆ ماہِ محرم میں سونا نہ خریدنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیعی بدعات:

ماہِ محرم کی ۱۰ تاریخ کو حسین رضی اللہ عنہ اور آپ کے رفقاء کی شہادت کا جاں گسل واقعہ پیش آیا۔ حقائق کیا تھے؟ قصوروار کوئی تھا یا نہیں؟

یہاں یہ بحث مقصود نہیں بلکہ یہ دیکھنا ہے کہ ماہِ محرم کو شیعہ حضرات نے اپنی بدعات وخرافات کے لیے مختص کر کے اس کے ساتھ کیا ظلم کیا ہے۔ یہ حضرات اس ماہ کے ماتم کے لیے سال بھر تیاریاں کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ کہ اَن پڑھ، سیدھے سادھے لوگ یا جذباتی لوگ ان کی ان سینہ کوبیوں اور قصہ گوئیوں سے متاثر ہو کر ان کے بہتے ریلے میں شامل ہو جاتے ہیں۔

انہوں نے اس واقعے کو جو رنگ دے رکھا ہے اور اسے منانے کا جو ڈھنگ اختیار کر رکھا ہے وہ بہت ہی بھونڈا، خرافات کا گڑھ اور بدعات کا ملغوبہ ہے، کوئی بھی صاحبِ دین اور صاحبِ عقل ان بدعات وخرافات کی تائید نہیں کر سکتا۔ غور کیجیے!

☆ جب کسی کی وفات ہو تو فوری طور پر غم ہوتا ہے لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ چند گھنٹے یا بہت زیادہ ہو تو چند دن گزرنے کے بعد غم خود بخود ہلکا ہوتے ہوتے تقریباً ختم ہو جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماتم کرنے والوں کا غم نہ معلوم کیسا ہے جو سارا سال کہیں کھویا رہتا ہے، ماتم کرنے والے شادیاں کرتے، خوب کھاتے پیتے، کاروبار کرتے، ان کی عورتیں بنتی سنورتی، غرض تمام کام دنیا جہان کے کرتے ہیں جیسے ہی محرم کا چاند نظر آتا ہے حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا غم آ کر ان کے سینوں پر لوٹ پوٹ ہونے لگتا ہے۔

☆ ماتم کرنے والوں کو حسین رضی اللہ عنہ سے زیادہ افضل، زیادہ محبوب ہستی رسول اللہ ﷺ کی وفات کا غم تو اس قدر نہیں تڑپاتا، نہ ہی انہیں یکم محرم کو شہید ہونے والے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت کا غم جاگتا ہے، نہ انہیں شہادت کی تڑپ اٹھتی ہے، نہ ان کے دل حمزہ رضی اللہ عنہ، خبیب رضی اللہ عنہ، زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ کی شہادتوں پر تڑپتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ انہیں غم ماتم کرنے پر نہیں اکساتا، بلکہ انہیں شیطان ماتم کرنے پر اکساتا ہے۔

☆ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے نوحہ کیا اپنے رخسار اور منہ پیٹا، اپنا گریبان پھاڑا وہ ہم میں سے نہیں۔'' (صحیح بخاری: ۱۲۹۷)

☆ جب رسول اللہ ﷺ کو خبر دی گئی کہ عورتیں جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت پر بین کر رہی ہیں اور روکنے کے باوجود نہیں رک رہیں تو آپ نے فرمایا: جاؤ جا کر ان کے سروں پر راکھ ڈال دو۔ (مسلم، کتاب الجنائز)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان حسین رضی اللہ عنہ کے ماتم کرنے والوں کے لیے نہیں؟

☆ نوحہ کرنا تو ایک طرف! خود کو زنجیر مار مار کر زخمی کرنا۔ بھلا یہ محبت کا کون سا اظہار ہے؟ یا غم کرنے کا کون سا طریقہ ہے۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے کسی قریبی میت پر سوگ منانے کی اجازت صرف خواتین کو دی لیکن یہ بھی صرف اجازت ہے حکم نہیں اور وہ بھی تین دن تک البتہ شوہر کی وفات پر بیوی کو سوگ میں چار ماہ دس دن تک ترکِ زینت کا حکم دیا گیا اور یہ اسلام میں سوگ زیادہ سے زیادہ مدت ہے۔

شہادتِ حسین رضی اللہ عنہ کا ۱۴۰۰ سو سال گزر جانے کے بعد ابھی تک سوگ منانے والوں کا سوگ کیسا ہے جو اللہ تعالیٰ کی شریعت کے طے کردہ دنوں سے بھی بازی لے گیا۔

☆ حسین رضی اللہ عنہ یا آپ کے رفقاء سے محبت مسلمان کے ایمان کی آئینہ دار ہے، ان کی شہادت کا غم محسوس کرنا بجا! لیکن محبت اور غم محسوس کرنے کا تعلق دل سے ہے۔ مشرک قوموں کے سوگ سے متعلقہ افعال و حرکات کے ذریعے غم کرنے کی اجازت تو سامنے رکھی قریب ترین میت پر بھی کرنا جائز نہیں، چہ جائیکہ چودہ سو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سال قبل ہونے والے واقعہ پر سوگ کرنا اور وہ بھی ڈرامائی خرافات کے ساتھ۔

☆ گھر میں میت ہو جانے پر عورتوں کو سوگ منانے کی صرف اجازت ہے حکم نہیں لیکن انہیں کوئی خاص لباس پہننے، یا خاص حالت اختیار کرنے یا بال نوچنے اور کپڑے پھاڑنے کی قطعی اجازت نہیں، ان سب کاموں کی ممانعت ہے۔

کیا ماتمِ حسین رضی اللہ عنہ کرنے والوں کے گھر میں میت ہوئی؟ اور وہ ماتمی لباس پہن کر اور ماتمی شکل بنا کر کس نبی کی پیروی کا حق ادا کرتے ہیں؟

☆ دنیا میں آج تک کافر قوموں نے بھی کسی مرنے والے پر اس قدر طویل مدت تک سوگ نہیں منایا جتنا طویل حسین رضی اللہ عنہ کا سوگ منانے والے مناتے چلے آ رہے ہیں۔

☆ آج تک کسی بھی مرنے والے پر اتنے پُر سوز مرثیے لکھے نہیں گئے اور نہ ہی اتنے نوحے پڑھے گئے جب کہ دوسروں کو رلانے کے لیے نوحے اور مرثیے پڑھنا حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔

☆ اسلام میں منانے کے دن صرف دو ہیں اور وہ بھی عبادات سے منسلک ہونے کی وجہ سے لیکن ماتمِ حسین رضی اللہ عنہ کرنے والوں نے نامعلوم کس شریعت سے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ محرم کی ۱۰ تاریخ کو روزہ رکھنا مستحب ہے اور اس کی فضیلت بھی احادیث سے ثابت ہے لیکن ماتمِ حسین منانے والے اس روز دودھ، شربت اور پانی کی سبیلیں لگا کر کس شریعت کی پیروی کا حق ادا کرتے ہیں؟

ماتم اور خورد ونوش کا وسیع پیمانے پر انتظام یہ سب سمجھ سے بالا ہے۔

☆ آنکھوں سے غم کے وقت آنسو بہنا ایک غیر اختیاری فعل ہے لیکن یہ کیسا غم ہے جسے ظاہر کرانے اور دیوانگی کی حد تک منوانے کے لیے مرثیے پڑھے جاتے ہیں، واقعات کو اپنی مرضی سے اور اپنی طرف سے پُر درد بنایا جاتا ہے۔ زنجیریں اس لیے خود کو ماری جاتی ہیں، بین کیے جاتے ہیں، کوئلوں پر اس لیے چلا جاتا ہے، سینہ اس لیے پیٹا جاتا ہے تاکہ رونا آئے اور دیکھنے والے بھی متاثر ہو کر جذبات میں آ کر رونا شروع کر دیں۔

☆ اسلام کسی مظلومانہ موت ہو یا طبعی موت، کسی شخصیت کی موت ہو یا عام آدمی کی، ہر صورت اس پر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن پڑھنے کی تلقین کرتا ہے۔

نالہ وشیون، سینہ کوبی، ماتمی حالت اور ماتمی علامات اختیار کرنے والے کے متعلق کہتا ہے کہ وہ ہم میں سے نہیں۔ بھلا "یا حسین" کہہ کر سینہ کوبی کرنے والے کس میں سے ہیں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعزیہ:

تعزیہ تعزیت ہی کا عربی زبان میں تلفظ ہے اس کا مطلب ہے ''کسی مصیبت زدہ کو صبر کی تلقین کرنا۔''

اسلام میں ہر مسلمان پر یہ فرض ہے کہ وہ اپنے مصیبت زدہ بہن بھائی کی تسلی کرے تا کہ اس کا غم ہلکا ہو۔

دورِ حاضر میں تعزیہ سے مراد ہے، حسین رضی اللہ عنہ کے مزار کی نقل بنا کر اسے سجانا، سنوارنا، اس کی تعظیم کرنا، اس سے دعائیں کرنا، اس پر چڑھاوے چڑھانا، نذر نیاز دینا، اس پر منتیں ماننا، بچوں کو برکت کے لیے اس کے سامنے لانا، بچوں کو حسین کا ملنگ بنانے کی منت ماننا، یکم محرم سے ۱۰ محرم تک اس بناوٹی قبر اور بناوٹی مزار کے ساتھ ماتمی لباس پہن کر، خود کو زنجیریں مارنا، سینہ کوبی کرنا، یا حسین کہہ کر بین کرنا، مرثیے گانا، ننگے پیر اور ننگے سر چلنا، شہادتِ حسین کے غلط، مبالغہ آمیز اور بے سروپا واقعات بیان کرنا، عباس علم بردار، اصغر و اکبر، زین العابدین، زینب، بیمار سکینہ کے نوحے کرنا، قاسم کی مہندی کا ڈھونگ رچانا، صحابہ کرام کو لعن طعن کرنا، یزید رحمہ اللہ کو لعنت ملامت کرنا...... جتنے بھی خرافاتی قصے گھڑے گئے ہیں ان کا ڈھونگ رچا کر فرضی جنگ کرنا، فرضی حسین کا گھوڑا نکالنا، ۱۰ محرم کو رات گئے شامِ غریباں مناتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے اس فرضی گھوڑے اور فرضی مزار کو دفن کرنا یا گھروں میں برکت کے لیے رکھ چھوڑنا۔ وغیرہ

تعزیے کی ابتداء:

مصر پر فاطمی شیعہ خلفاء نے حکومت کی ہے۔ ۳۴۱ء میں ایک بد بخت نوجوان نے دعویٰ کیا کہ اس کے اندر علی رضی اللہ عنہ کی اور اس کی بیوی کے اندر فاطمہ رضی اللہ عنہا کی روح حلول کر آئی ہے۔ مصر کے فاطمی خلیفہ معز باللہ نے اس کی خوب پذیرائی کی۔ مختار عبید ثقفی جس نے بعد میں نبوت کا دعویٰ کیا، اس نے اسی زمانے میں علی رضی اللہ عنہ کی کرسی کہیں سے (فرضی) ڈھونڈ نکالی اس کرسی کو سجایا اور اس پر منت ماننے اور چڑھاوے چڑھانے کا کام شروع کر دیا۔ علی اور فاطمہ (فرضی) بننے والے میاں بیوی، مختار عبید ثقفی نے شیعی رسومات کی ابتدا کی اور معز باللہ نے سرکاری سطح پر انہیں عام کیا۔ اس نے ۱۰ محرم کو دکانیں بند کرنے، ماتمی لباس پہن کر ماتم کرنے، حسین کا فرضی گھوڑا اور فرضی قبر بنانے کا کام شروع کر دیا۔ ہوتے ہوتے یہ رسم دنیا بھر کے شیعہ مسلک رکھنے والوں میں پھیل گئی۔ کوفہ، عراق، ایران اور ان کے بعد پاکستان میں اس کے اثرات سب سے زیادہ پھیلے۔ ہندوستان میں مغل بادشاہوں سے یہ رسم آئی۔ امیر تیمور نے ملتان میں سب سے پہلے تعزے کا آغاز کیا۔ مغل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہزادے اور شہزادیاں، آتش پرستوں، ہندوؤں کی رسومات منانے میں سب سے آگے تھے۔ لہٰذا انہوں نے عشرہ محرم کو منانے کا کام خوب کیا۔

رام پور، اودھ، لکھنو وغیرہ کی ریاستوں کے نوابوں نے بھی تعزیے کی ترویج میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

ہندوستان میں ہندو دسہرہ مناتے جس میں رام لیلا کی فرضی جنگ اور دیگر قصے کو ڈرامائی انداز میں سڑکوں، چوراہوں اور کھلے میدانوں میں پیش کیا جاتا۔ مغلوں نے انہی کی نقل میں واقعاتِ کربلا کو فرضی رنگ میں یکم سے ۱۰ محرم تک پیش کرنا شروع کیا۔ تعزیے کے ساتھ، دلدل، ذوالجناح (گھوڑے کا نام) قاسم کی مہندی کا ڈھونگ بھی رچایا جانے لگا۔

اودھ کا نواب نصیر الدین حیدر انتہائی کھلنڈرا، جاہل اور کٹر شیعہ تھا۔ اس وقت بادشاہ بیگم حکم ران تھی۔ نصیر الدین حیدر خود زچہ بنتا، پھر فرضی حسین کو جنم دیتا، اس نے اپنے دربار میں اچھوتیاں رکھی ہوئی تھیں، جن کے ہاں فرضی پیدائش ہوتی۔

تقی احمد، کتاب ''بادشاہ بیگم اودھ'' کا مصنف خود اودھ کے نواب نصیر الدین حیدر کے ہاں رہا اور اس نے یہ سب کچھ ہر سال آنکھوں دیکھا ہے۔

(دیکھیے: بادشاہ بیگم اودھ مطبوعہ مکتبہ محمود ۲۶/۱،B ایریا لیاقت آباد کراچی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوائے وقت سنڈے میگزین کے مطابق انگریزوں کے دور میں تعزیہ لے کر نکلنے کے لیے تعزیہ داروں نے باقاعدہ لائسنس حاصل کیے۔ دیکھا دیکھی پورے ہندوستان کے شہروں اور قصبوں میں یہ رسمِ بد پھیل گئی۔ پاکستان کے بعض شہروں کا حال یہ ہے کہ ملتان میں ایک سو سے زائد تعزیے نکلتے ہیں، بہاولپور میں ۶۰ سے زائد امام بارگاہیں ہیں، ڈیرہ غازی خان میں ۵۵۷ تعزیے نکلتے ہیں۔ چینوٹ تعزیے بنانے کی صنعت میں سب سے بڑا مرکز ہے۔ بعض تعزیوں کی اونچائی ۳۲ فٹ اور چوڑائی ۹ مربع فٹ ہوتی ہے اس میں ۳۰۰ فٹ دیال کی لکڑی استعمال ہوتی ہے جب کہ اس کا وزن ۱۵۰۰ کلوگرام ہوتا ہے۔ بعض تعزیے اس سے چھوٹے اور بعض اس سے بڑے بھی ہوتے ہیں۔ ملتان میں ایک بیڑا کشتی کا جلوس بھی نکالا جاتا ہے جسے شیخ عبدالقادر جیلانی سے منسوب کیا جاتا ہے۔ ملتان ہی میں قاسم کی مہندی کا جلوس بھی نکالا جاتا ہے۔

(تفصیل کے لیے دیکھیے: نوائے وقت سنڈے میگزین، ۲۰ جنوری ۲۰۰۸)

ان تعزیوں پر، جلوسوں پر، اور چھوٹی بڑی ہر قسم کی تقریبات پر اربوں روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ غور کا مقام یہ ہے کہ کیا اسلام ایسی فضول خرچیوں کی اجازت دیتا ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محرم کے دس روز تمام شہروں میں کاروبار بند رہتے ہیں۔ نو دس کو تو تمام رستے بھی بند ہو جاتے ہیں۔ موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا مریض تڑپ تڑپ کر بروقت طبی امداد نہ ملنے کی وجہ سے جان سے گزر جاتے ہیں۔ کیا ایک غریب ملک اس طویل کاروباری تعطل کا متحمل ہو سکتا ہے؟

دس محرم کے بعد بھی گاہے گاہے مجلسِ ماتم بپا ہوتی رہتی ہے۔ ۱۰ صفر کو چالیسواں بھی بھرپور انداز سے منایا جاتا ہے۔

علی رضی اللہ عنہ کا یومِ شہادت نیز دیگر آلِ علی کے بھی یومِ ولادت اور یومِ وفات منائے جاتے ہیں۔ اس طرح کسی نہ کسی انداز میں محفل عزا اور ماتم کے جلوس بھی جاری رکھے جاتے ہیں۔

اس سال یوم شہادت علیؓ کے جلوس میں تین خودکش دھماکے ہوئے جن میں ۲۵ افراد ہلاک اور ۲۶۰ زخمی ہوئے۔ دھماکوں کے بعد مشتعل افراد نے پولیس اہل کاروں کی پٹائی کی اور نعرہ بازی کی۔ مشتعل شیعہ حضرات نے اس قدر ہنگامہ آرائی اور توڑ پھوڑ کی کہ پولیس عاجز آ گئی اور پہلی بار جلوس کو قابو میں لانے کے لیے رینجرز کو بلانا پڑا۔ (نوائے وقت ۲۲ رمضان المبارک ۱۴۳۱)

ریڈیو، ٹی وی عشرۂ محرم میں صرف نوحہ خوانی، واقعاتِ شہادتِ حسین رضی اللہ عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنانے کے لیے وقف ہو جاتے ہیں۔ کالے رنگ کی ماتمی علامت لباس کی صورت ساتھ ساتھ چلتی ہے۔ ذوالجناح، تعزیے، ماتم، سینہ کوبی کے منظر دکھائے جاتے ہیں۔ شامِ غریباں کو پوری طرح دکھایا اور سنایا جاتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا حکومت پاکستان اور میڈیا میں بیٹھے لوگ شیعہ مسلک سے تعلق رکھتے ہیں۔ کیا پاکستان ایک شیعہ ملک ہے۔ اگر ایسا نہیں تو پھر ایک مخصوص فرقے کے لیے اتنی مراعات کیوں؟

☆ حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ڈھونگ رچانا، ڈرامہ بازی کرنا، فرضی طور پر اسے بار بار کرنا آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی سخت توہین اور گستاخی ہے۔

☆ اسلام حقیقت پسند دین ہے وہ گزرے ہوئے واقعات کو فرضی طور پر دہرانے یا اس کا ڈھونگ رچانے کی بجائے ان واقعات سے نصائح و عبر حاصل کرنے کی دعوت دیتا ہے تاکہ گناہوں اور غلطیوں سے بچ کر پاکیزگی اور تقویٰ کی زندگی گزار کر اللہ کے حضور سرخ رو ہوا جا سکے۔

حسین رضی اللہ عنہ سے محبت اور آپ کی شہادت سے غم منانے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالیاں دینا، ان پر خونِ حسین کے تمام ناکردہ افعال کو چسپاں کرنا، جو صحابہ کرام واقعہ کربلا سے قبل فوت ہو چکے تھے انہیں بھی قتلِ حسین کی آڑ میں برا بھلا کہنا یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان و دین کا تقاضا ہے یا ایمان و دین سے بیزاری کا اعلانِ عام............؟

یہ محبت آلِ علی ہے یا اسلام کی اولین بہترین جماعت کی کردار کشی کی مہم......؟

جن کی محبت کی آڑ میں یہ سب کیا جا رہا ہے وہ خود روزِ محشر صحابہ پر تبرّا کرنے والوں اور تعزیہ نکالنے والوں کے خلاف مقدمہ لڑیں گے یا ان سے شاباش لیں گے......؟

www.KitaboSunnat.com

جب کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ

''اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے۔''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابِيْ

''میرے اصحاب (رضی اللہ عنہم) کو برا بھلا مت کہو۔'' (بخاری: ۳۶۷۳)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اللہ تعالیٰ کی وہ پسندیدہ جماعت ہے جن کے ایمان جیسا ایمان لانے کا حکم ہر مسلمان کو دیا گیا اور ان کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کی حیثیت سے بار بار قرآن حکیم میں اس وقت آسمانوں سے وحی کی صورت میں نازل کیا جب تیسری صدی عیسوی میں جنم والے فاطمی شیعہ ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں ہر گمراہی سے بچائے اور اپنے رسول ﷺ اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سچی محبت اور دوستی عطا فرمائے۔ آمین!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری مطبوعات

- مدح مرسل (مجلد)
- مضامین مسعود
- مدینہ منورہ اسماء اور فضائل
- شہادت گہِ الفت میں
- لواء الجہاد (مجلد)
- وسیع الصفات اللہ (مجلد)
- مخلوط تعلیم
- لاشوں پر رقص (مجلد)
- غیر مسلموں کی مصنوعات اور ہم
- صحافت اور اس کی اخلاقی اقدار
- حدود کی حکمت، نفاذ، قتل غیرت
- علیم و خبیر کے نام خطوط
- خطوطِ مسعود (اول)
- خطوط مریم
- میرا مطالعہ
- گداگری
- بدعت کیا ہے؟
- زندہ کا مردہ کے لیے ہدیہ اور قرآن خوانی
- پتنگ بازی سوگی تہوار یا؟
- رجب کے کونڈے، شب معراج
- شب برات
- ویلنٹائن ڈے
- اپریل فول
- عید میلاد النبی
- مبارک باد کے آداب
- سالگرہ
- آتش بازی اور لائٹنگ
- استخارہ کیوں اور کیسے؟
- ماہ ذوالحجہ کے فضائل
- لفظ اللہ کا ترجمہ خدا کیوں؟
- کافروں کے تہواروں پر ہمارا طرزِ عمل

- رشتے کیوں نہیں ملتے
- منگنی اور منگیتر
- نکاح میں ولی کی حیثیت
- لو میرج
- بری اور بارات
- شادی کی رسومات دعوتیں اور ان میں شرکت
- مہر بیوی کا اولین حق
- بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق
- عورت اور میکہ
- ساس اور بہو
- دیور اور بہنوئی
- بیویوں میں عدل
- بیویوں کے باہمی تعلقات
- مسلمان مرد و عورت کا اہلِ کفر سے نکاح
- عورت کا لباس
- پردہ اور خاندان
- غضِ بصر اور مرد حضرات
- پردے کی اوٹ سے
- عورتیں اور بازار
- حج میں چہرے کا پردہ
- صنفِ مخالف کی مشابہت
- حفظِ حیا گفتگو اور تحریر
- حفظِ حیا اور محرم رشتہ دار
- حفظِ حیا اور کنواری لڑکیاں
- نسوانی بال اور ان کی آرائش
- مخلوط معاشرہ
- حفظِ حیا اور ازدواجی زندگی
- آواز کا فتنہ
- بیوہ کی عدت
- سوتیلی ماں اور اولاد
- عورت میت کا غسل و تکفین
- بچہ گود لینا

- عورت اور گھر میں دعوت دین
- مطلقہ خواتین اور ان کے مسائل
- خطوطِ مسعود
- محرم مرد اور ان کی ذمہ داریاں
- بدنی طہارت کے مسائل
- نیا چاند اور ہماری روایات
- روزوں کے مسائل
- فطرانہ
- سحری افطاری اور افطاریاں
- چاند رات
- اعتکاف اور خواتین
- مبارک باد کے آداب
- عید کارڈ
- حروف کے درمیان مقابلہ بیت بازی
- پیارے نبی ﷺ کے ردیف صحابہ (ساتھ سوار ہونے والے)
- رحمۃ للعالمین کی جانوروں پر شفقت
- پورا تول
- وہ چاول تھے
- تاج پوشی
- دو خط
- اور شطو نگڑا ہار گیا
- اوں ھوں
- بچے اور کھیل
- شہادتین (توحید و رسالت)
- شاہی قبا
- حدیثِ نبوی کے چند محافظ
- ننھے حارث کا خواب
- ننی منی سوچیں
- ننی منی سوچیں
- ممتا کے بول
- شاخِ گل
- آ ہا نکلا چاند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ